سنِ وصال کی مزید توثیق ہوگی۔ ترجمہ کر کے ہدیہ قارئین کر رہا ہوں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں کس قدر درد انگیز اور پُرسوز ہیں:

از حافظ محمد مقیم صاحبؒ:

آہ و ہیہات ست و یاراں ہائے ہائے ۔۔۔ کاں شہِ عرفان و گنجِ علم و دیں
شُد نہاں در خاک اندر ماتمش ۔۔۔ خاک بر سر کرد چرخ ہفتمیں
از فراقش عالمے دل چاک کرد ۔۔۔ جملگی بنشست غمگین و حزیں
بر مریدان غلامانش ہمی ۔۔۔ شد قیامت قائم اندر ملک دیں
ہائے ہائے کُربت و واحسرتا ۔۔۔ آمد از ہر سو، بہ گوش اندر چنیں
شد جہاں زیر و زبر زیں واقعہ ۔۔۔ خیر عالم شد زعالم بالیقیں
نیست جُز از صبر درمانے دگر ۔۔۔ ایں جراحت را بہ دانم ایں چنیں
آتنا صبراً جمیلاً دائماً ۔۔۔ ربنا ادخل بنا فی الصابرین
سالِ تاریخِ وصالش از خرد ۔۔۔ مسألت کردم بگو تا چیست ایں
کرد افسوس و بگفت از بہرِ سال ۔۔۔ آفتابِ دین شد زیرِ زمیں

۱۱۷۶ھ

ترجمہ:۔

دوستو! آہ و زاری اور گریہ کا وقت ہے کہ وہ علم و دین کا خزانہ عرفان کا بادشاہ مٹی میں چھپ گیا اور اس کے ماتم میں ساتویں آسمان نے اپنے سر پر خاک ڈالی اس کے فراق میں ایک عالم نے اپنے دل چاک کر ڈالے اور سب غمگین و حزیں ہو گئے۔ مریدوں اور غلاموں پر ملک دین میں قیامت قائم ہو گئی۔ ہر طرف سے کانوں میں بے چین کرنے والی حسرت بھری آوازیں آتی ہیں۔ سارا جہان اس واقعہ سے درہم برہم ہو گیا اور دنیا سے خیر و برکت اٹھ گئی۔ یہ ایسا زخم ہے کہ صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ یارب! ہمیں ہمیشہ کے لیے صبر جمیل عطا فرما اور ہمیں صابرین کے زمرہ میں داخل فرما۔ میں نے عقل سے تاریخ وصال کی بابت سوال کیا کہ وہ بتائے

کی تاریخ کیا ہے؟ اس نے متاسف ہو کر کہا کہ سال تاریخ کے لیے

" دین کا آفتاب زیر زمین پنہاں ہو گیا "

از حسن خاں صاحب کشمیری متخلص بہ تحسینؔ :-

شاہِ عرفا ولی برحق   آں راہ نمائے شارعِ دیں
آں صدر نشیں بزم ارشاد   واں صاف ضمیر و صدق و آئیں
در راہ سلوک بود دائم   منزل گہہ او مقام تمکیں
معلوم نہ کرد عقل کُلّی   اندازۂ علم او بہ تخمیں
افسوس و ہزار حیف ہیہات   کز گردشِ آسماں پُر کیں
رفت از دنیا بہ سوئے عُقبیٰ   آں پاک نہاد عاقبت بیں
اے چرخ ستمگر جفا جوئے   خاکت بر سر چہ کردۂ ایں
زیں واقعۂ کدورت افزا   ہر جا کہ دلیست ہست غمگیں
گر سقف فلک فتد عجب نیست   طغیاں کردہ است اشک خونیں
آں مجتہدِ زمانہ در خُلد   تا گشت انیس آلِ یٰسینؑ
از بہر وصال او ز ہاتف   تاریخِ طلب نمود تحسیں
ناگاہ ز غیب آمد آواز   او بود امام اعظم دیں
۱۱۷۶
بادا رحمت بہ روح پاکش   آمین آمین ثم آمین

ترجمہ :- وہ دین کا راستہ دکھانے والے، عارفوں کے بادشاہ، ولی برحق، محفل ارشاد کے صدر، روشن ضمیر اور صدق پر کاربند، ہر دم راہ سلوک پر قائم، جن کی منزل مقام تمکین تھی اور جن کے علم کا اندازہ عقل کلی بھی نہ کر سکی۔ افسوس ہزار افسوس کہ پرکینہ آسمان کی گردش سے وہ پاک فطرت، عاقبت پر نظر رکھنے والا، دنیا سے عقبیٰ کی طرف چلا گیا۔ اے ستمگر، جفا جو آسمان تیرے سر پر خاک، تو نے یہ کیا کیا۔ یہ ایسا کدورت بڑھانے والا واقعہ ہے کہ جہاں کہیں کوئی دل ہے وہ غمگین ہے عجب نہیں کہ آسمان کی چھت گر جائے۔ خون کے آنسو ابل رہے ہیں۔ وہ مجتہد زمانہ جب جنت میں آل یٰسینؑ کے ہمدم ہو گئے تو تحسینؔ نے ہاتف سے اُن کے وصال کی تاریخ طلب کی ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ " وہ دین کے امام اعظم تھے " اُن کی پاک روح پر رحمت قائم رہے۔ آمین۔ آمین ثم آمین